سلسلہ
خطباتِ کمالیہ نمبر ۱

احوالِ قیامت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

مرتب

مولوی حافظ ودودالرحمٰن مقصود

صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

www.silsilaekamaliya.com

احوالِ قیامت

السلام علیکم

الحمد للہ الذ ی لم یز ل و لا یز ا ل ونشھد ان لا اِلٰہ الا اللہ و حد ہٗ ‘لا شر یک لہٗ الذ ی تفرّ د فی صفا ت الکما ل و نشھد ان سید نا و مو لا نا محمد اً عبد ہٗ و رسو لہٗ صا حبُ أو لی الافضا ل صلی اللہ علیہ و علیٰ أ لہ و اصحا بہ صلا ۃً و سلا ماً د ائمین متلا زمین اِلیٰ یو م المأ ل اما بعد۔

اعو ذ با اللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (١) وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (٢) وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (٣) وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (٤) وَإِذَا الْوُحُوشُ
حُشِرَتْ (٥) وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (٦) وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (٧) وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ (٨) بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (٩) وَإِذَا
الصُّحُفُ نُشِرَتْ (١٠) وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ (١١) وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ (١٢) وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ (١٣) عَلِمَتْ نَفْسٌ
مَّا أَحْضَرَتْ (١٤) فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ (١٥) الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (١٦) وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ (١٧) وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ (١٨)
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (١٩) ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ (٢٠) مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (٢١) وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ (٢٢)
وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ (٢٣) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (٢٤) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (٢٥) فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ
(٢٦) إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (٢٧) لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ (٢٨) وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ
(٢٩)

محترم بزر گو، دوستو اور عزیز ساتھیو، یہ تیسویں پارہ کی سورۂ تکویر ہے ۲۹ آیات پر مشتمل ہے جو آیات آپ کے سامنے پڑھی گئیں کسی خاص عنوان سے کوئی خصوصی موضوع ذہن میں نہیں آ پا رہا اس پڑھی گئی سورت کی آیات کا ترجمہ اور مختصر سے اشارے پیش کرنے کا خیال ہوا وہی چند باتیں آپ کے گوش و گزار کرنے کی ہیں۔

اللہ نے اس سورت میں قیامت کی ہولنا کیوں کا تذکرہ کیا ہے اور واقعہ قیامت کو اور اس کے احوال کو اللہ پاک نے آیات کی صورت میں ظاہر فرمایا ہے قیامت کے بارے میں اتنی تفصیلات قرآن مجید میں موجود ہیں کہ دنیا کی کسی کتاب میں اور آسمانی کسی کتاب میں اتنی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورتِ مبارکہ میں جو بڑی باعظمت وباجلالت سورت ہے اس میں بہت ہی اہم ترین پیمانہ پر اور عظیم پیمانہ

پر وسیع تر اعتبارات لئے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃِ کریمہ عطاء فرمائی ہے اور قیامت کے ابتدائی حالات کا نقشہ کھنچا ہے اور فرمایا إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جس وقت سورج لپیٹ دیا جائے گا شمس سورج کو کہتے ہیں "کوِّرُ"، "یُکوِرُ"، "تکویر" کے معنی لپیٹنے کے آتے ہیں جیسے لفافہ میں کوئی چیز لپیٹ دی جاتی ہے حق تعالیٰ فرماتے ہیں دیکھو یہ قیامت کا وہ وقت ہو گا کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا لپیٹنے کے دو مفہوم ہیں، ایک یہ ہے کہ اس کا نور ختم کر دیا جائے گا اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو سمندر میں پھینک دیا جائے گا یہ بھی مراد ہے وہ بھی مراد ہے کچھ معنی میں تفاوت یا تخالف نہیں ہے بلکہ توافق ہے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (١) وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ (٢) قیامت کا موقعہ وہ موقعہ ہو گا جب کہ ستارے جھڑ پڑیں گے ستارے ماند پڑ جائیں گے ستاروں میں سکوت ہو جائے گا ستارے گر پڑیں گے کہاں گر پڑیں گے ؟ امام بیہقیؒ نے جو روایات نقل کی ہیں اسی طرح تفسیرِ مظہری میں جن چیزوں کی وضاحت کی گئی ہے بعض اور روایتوں میں مذکور ہے یہ بتایا گیا کہ چاند اور سورج وستاروں کو اللہ تعالیٰ سمندروں میں بجھا دیں گے پھر سمندروں کو بھڑکا کر کھولا دیں گے پھر ان کو جہنم کی آگ میں ان کی نالیوں کو ملا دیں گے " وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ " جب ستارے جھڑ پڑیں گے گِر پڑیں گے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ جس وقت پہاڑ چلائے جائیں گے چلا جانے کا مفہوم دوسری جگہ بیان کیا گیا ہے جیسے کوئی شخص روئی کا دھنکنے والا روئی کو دھنکتا ہے تو اس کے گالے جیسے ہوا میں اُڑتے ہیں ایسے ہی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر هو اءً منبثا ہو کر گرد و غبار کی طرح اُڑنے لگیں گے وہ پہاڑ چھوٹا ہے یا بڑا رہے اللہ کی قدرت کے مقابلہ کوئی طاقت طاقت نہیں، وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جس وقت نو دس مہینہ کی گابن اونٹنی اس کے اپنے حال پر چھوڑ دی جائے گی عرب کے اندر اونٹنی اہم ترین دولت شمار ہوتی تھی اور وہ ان کا اہم ترین سرمایہ شمار ہوتا تھا دوسرے معنوں میں اگر کسی کے پاس اونٹ و اونٹنیاں ہوتیں تو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارے پاس کا زبردست لکھ پتی آدمی ہے۔

اس عرب کے ان محاورات کے اعتبار سے پروردگارِ عالم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب گابن اونٹنیاں اپنے حال پر

چھوڑ دی جائیں گی ایسے وقت میں آدمی متوجہ ہوتا ہے اس کی طرف ساری چیزوں کی فکر چھوڑ تا ہے اور اس اونٹنی کے قریب رہتا ہے کہ معلوم نہیں کس وقت وہ اپنے حمل کو جنے اور معلوم نہیں کس وقت کیا صورت حال پیش آئے ساتھ ساتھ لگے رہتے تھے کہ کہیں یہ چیز ضائع نہ ہو مگر قیامت کی اس ہولنا کی کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ تم کسی چیز کی طرف انتہائی توجہ دینے کے باوجود بھی اس وقت تمہاری توجہ اس ہولناک اور ہیبتناک واقعہ کی طرف چلے گی جو قیامت کی شکل میں رونما ہو گا، وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ جس وقت وحشی اور جنگلی جانوروں کو جمع کر دیا جائے گا اس کے دو مطلب ہیں ایک مطلب تو یہ ہے کہ خود اسی دنیا میں اس واقعہ حائلہ اس سنگین حادثہ اور واقعہ کی وجہ سے کسی جانور کو کسی جانور کی تمیز نہیں ہو گی کہ یہ مجھے چیڑ پھاڑ کر کھانے والا ہے یا میرا اپنا ہے یا پرایا ہے یہ میرے لئے مفید ہے یا مضر ہے ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر جیسے بے ہنگم انداز پر جیسے کوئی چیز کسی کی طرف لپکتی ہے ایسے پورے کے پورے جانور جمع ہو جائیں گے اتنے حواس بھی انسان کے باقی نہیں رہیں گے کون شکاری اور کون شکار کون اپنا اور کون پرایا اس کی تمیز بھی نہیں رہے گی۔

دوسرا مطلب مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ حشر کے میدان میں جانوروں کو جمع کیا جائے گا اور ان سے قصاص لیا جائے گا مثال کے طور پر ایک سینگ والی بکری ہو اور ایک بے سینگ بکری ہو سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری کو ڈرایا ہو ستایا ہو یا اس کو کچوکے لگائے ہوں اس کو سینگ مارا ہو تو حشر کے میدان میں گویا اس مظلوم بکری کو اس کے سینگ دیدیئے جائیں گے اور اس کا بدلہ اس پہلی والی بکری سے دلوایا جائے گا جب دونوں کا بدلہ مساوی ہو جائے گا تمام مفسرین یہ کہتے ہیں کہ جب جانوروں کے درمیان میں زیادتیوں کو عدل کی شکل میں مکمل کر دیا جائے گا تو پھر اس کے بعد ساری کی ساری چیزوں کو تراب یعنی مٹی بنا دیا جائے گا،

اب صرف انسان باقی رہ جائے گا وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ تو حشر کے میدان میں گویا یہ جانور بھی جمع کیئے جائیں گے ان کا ظلم اور عدل کے حساب سے کچھ فرق رہ گیا ہو تو ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دلا کر اور جو مظلوم حیوان و جانور ہے انکو

ان کا بدلہ دلا کر پھر مٹی میں ملا دیا جائے گا یہ در حقیقت اس بات کی نشاندہی ہے کہ انسان تو دور کی بات ہے اگر حیوانوں میں بھی ظلم ہو گا توان لوگوں کو بھی اٹھا کر بدلہ دلا جائے گا اس سے اندازہ لگتا ہے کہ انسان کو ظلم اور عدل کے اعتبارات سمجھنے کی کتنی زیادہ ضرورت ہے کہ میری وجہ سے کسی پر کوئی ظلم تو نہیں ہو رہا ہے یا کہیں ایسا تو نہیں ہے میں عدل کا دامن چھوڑ رہا ہوں یا انصاف کی کرسی سے ہٹ رہا ہوں یا انصاف پسندانہ ماحول سے مٹ رہا ہوں اس بات آدمی کو خوب احتساب ہونا چاہیئے اور جائزہ لینا چاہیے۔

حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ جس وقت سمندر کھولائے جائیں گے لکھا ہے تفسیرِ مظہری میں اسی طرح معارف القرآن میں مفتی شفیع صاحبؒ نے روایتاً نقل کر کے فرمایا کہ چاند اور سورج کو سمندر میں ڈالدیا جائے گا یعنی ٹھنڈے کر دیئے جائیں گے ان کو بے نور کر دیا جائے گا پھر ستاروں کو بے نور کر کے سمندر میں پھنک دیا جائے گا پھر ایک ہوا چلائی جائے گی ہوا کے ذریعہ سے اس میں طوفان کی شکل رونما ہو گی اور وہ طوفان آگ کی شکل اور لپیٹا اختیار کرے گا اور آگ کا وہ لاوہ آگ کا وہ دریاوہ در حقیقت ملا ہوا رہے گا جہنم کی وادیوں سے اسی لئے فرمایا وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ، وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جس وقت لوگوں کے جی جوڑ دیئے جائیں گے کیا مطلب ہے اس جملہ کا نفوس جوڑ دیئے جا ئیں گے۔

لکھا ہے مفسرین نے نفوس کے جوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر لسانی تقسیم نہیں ہو گی وہاں پر نسلی تقسیم نہیں ہو گی وہاں پر وطنی تقسیم نہیں ہو گی وہاں عقیدے اور عمل کی تقسیم ہو جائے گی میں ترکی جانتا تھا میں ایرانی جانتا تھا میں فارسی جانتا تھا میں بنگلہ دیشی جانتا تھا لسانی طور پر وہاں تقسیم نہیں ہو گی تم ہندوستان کے ہے لہذا وہاں ٹھیرو اور تم پاکستان کے ہے لہذا وہاں ٹھیرو تم چینا، جاپان کے ہیں لہذا وہاں ٹھیرو اور یہاں کے ہیں تم یہاں ٹھیرو نہ زبان کی بنیاد پر جوڑ ہو گا نہ وطن کی بنیاد پر ہو گا بلکہ عقیدے اور عمل کی بنیاد پر جوڑ ہو گا مطلب کافر کافر کے ساتھ جڑ جائے گا اور مسلمان مسلمان کے ساتھ

جڑ جائے گا موحد موحدین کے ساتھ جڑ جائے گا مشرک مشرکین کے ساتھ جڑ جائے گا اور سنتی اہلِ سنت کے ساتھ جڑ جائے گا بدعتی اہلِ بدعت کے ساتھ جڑ جائے گا فرمانبر دار فرمانبر داروں اور صالحین کے ساتھ جڑ جائے گا اور عصیاں شعار نافرنوں اور گناہ گاروں کے ساتھ جڑ جائے گا وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ تقسیم کر دی جائے گی اس میں پھر الگ الگ اے روزے دارو تم یہاں جمع ہو جاؤ اے زکوٰۃ کے دینے والو تم یہاں جمع ہو جاؤ اے حج کے کرنے والو تم یہاں جمع ہو ؤ اے صدقہ اور خیرات کے کرنے والو تم وہاں جمع ہو جاؤ اے ماں باپ کی خدمت کرنے والو تم لوگو تم وہاں جمع ہو جاؤ بس ایک ایک حسنہ اور نیکی عقیدے اور عمل کی بنیاد پر ہر اچھے اور برے کام کی جتنی تقسیم آپ کر سکتے ہیں باعتبار شرع باعتبار اصول و فروع جتنی تقسیم چاہیں کر لیں عقیدے اور عمل کی بنیادوں پر جوڑ جوڑ بن جائیں گے جماعتوں کی جماعتیں ہوں گی وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ جوڑ دیا جائے گا اچھے کو اچھوں کے ساتھ اور برے کو بروں کے ساتھ۔

اور ایک بات حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ وہ کہتے ہیں وہ لڑکی جس کو زندگی ہی کی حالت میں قبر کھود کر گاڑ دیا گیا ہو عرب کے اندر ایک دستور تھا وہ دستور منافرت کی بنیاد پر تھا یا عار اور شرم کی بنیاد پر تھا جس کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو اس لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کا خیال یہ رہتا تھا کہ ہماری عزت پامال ہو کے رہ جائے گی اگر ہمارے گھر لڑکی پیدا ہو جائے گی لہذا وہ چھپے چھپے عار کے مارے شرم کے مارے لڑکی کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے اور اگر کوئی ایسا کر لیتا تو سمجھتا تھا کہ آج میں نے بڑا بہادری کا کام کر لیا، حق تعالیٰ فرما رہے ہیں وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ قیامت کا وہ ہولناک منظر پیشِ نظر رکھو جس اللہ پاک زندہ در گور کی ہوئی لڑکی سے پوچھیں گے بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ تیرا قصور کیا تھا جس کی بنیاد پر تجھے قتل کر دیا گیا ہے اس کی بنیاد کیا ہے۔

مفسرین نے ایک عجیب نکتہ اٹھایا ہے وہ ہے کہ یہ کیا بات ہے صاحب ہر ایک سوال ہو گا نماز کے بارے میں سوال ہو گا

روزے کے بارے میں سوال ہو گا زکوٰۃ کے بارے میں سوال ہو گا حج کے بارے میں سوال ہو گا عقیدے کے بارے میں سوال ہو گا ایمان و توحید کے بارے میں سوال ہو گا سیکڑوں نہیں ہزاروں چیزوں کے بارے میں سوال ہو گا

لا یزال قدم عبد حتی یصلح عن اربع عن ابنہ فی ما ابنٰہ و عن شبا بہ فی ما ابلاہ و عن ما ل من این اِکتسبہ و فی ما أنفقہ و عن علمٍ ما ذا عمل بہ او کما قال ﷺ

مسلم شریف کی اس روایت میں بتلایا گیا ہے کہ ہر ابن آدم کو اور ہر بنتِ حوّا کو اللہ تعالی برابر پوچھیں گے کہ بتا کہ میں جوانی دی تھی میں زندگی دی تھی میں نے مال دیا تھا میں نے علم دیا تھا تم نے ان چیزوں کو کس طرح استعمال کیا اور علم پر کس حد تک عمل کیا کس حال میں جیتے رہے اور کس حال میں وفات پائی جب ہر بات کا سوال ہو گا ہی تو پھر زندہ در گور کی گئی لڑکی کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی دنیا میں بہت سارے کام آدمی کرتا ہے ان کاموں کے پیچھے کچھ شہادتیں ہوتی ہیں ان کاموں کے پیچھے کچھ چیزیں کارفرما ہوتی ہیں کچھ گروہ ہوتے ہیں کچھ جماعتیں ہوتی ہیں کچھ افراد ہوتے ہیں لیکن حق تعالی نے خاص طور پر زندہ در گور کی ہوئی لڑکی کے بارے میں سوال کرنے کی بات اسی لئے تذکرہ میں لائی ہے یہ وہ بچی ہو گی جس کے ماں باپ ہی تو قتل کریں گے زیادہ سے زیادہ بچوں کی فکر کرنے والے اپنے ماں باپ کے سوائے کون ہوتے ہیں دنیا میں لیکن جب ماں اور باپ ہی مل کر بچی کو در گور کریں گے تو ظاہر ہے اب بچی کا کون پرسانِ حال ہو گا جب چھپ چھپ کر کریں گے تو پھر کوئی شہادت موجود نہیں ہو گی اللہ پاک یہ کہہ رہے ہیں کہ چاہے اس کی ماں چھپائے یا باپ چھپائے چاہے اس کی شہادت موجود ہو یا نہ ہو آج تو پوچھا جائے گا کہ کس بنیاد پر تجھے قتل کیا گیا ہے آدمی سمجھتا ہے کہ صاحب وہ تو شہادت نہیں پیش کر سکتے لہذا آپ فیصلہ میرے حق میں کر دیجئے یہ بات یہاں تو چل جائے گی مگر وہاں یہ بات چلنے والی نہیں ہے (۸) بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ اور پھر کھلے کھلے مسائل ہوں گے۔

(۹) وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اعمال نامہ کھول دیا جائے گا بٹن آن کر دیا جائے گا بس ادھر بٹن دبا اور ادھر ساری ریل سامنے آنا شروع ہو گئی اب تو سیکڑوں ہزاروں لاکھوں صفحات آتے ہیں چھوٹے سے کاغز کے پرزے پر یا معمولی سے تختہ

میں جب آسکتے ہیں تو اللہ پاک ہزاروں لاکھوں کڑوڑوں انسانوں کا ارب ہا ارب دفاتر کا اللہ تعالی اگر بٹن آن کرنا چاہیں تو اس قدرت رکھنے والی ذات سے کیا بعید ہے حق تعالی فرماتے ہیں وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ یاد کرو اس وقت کو جب کہ تمہارے اعمال نامہ کھول کے رکھدیئے جائیں گے ایک ایک آدمی کا اعمال نامہ زمین آسمان کے لگ بھگ کم زیادہ ہو گا ہزاروں لاکھوں کروڑوں صفحات ہوں گے جس کی لمبائی، گہرائی اور چوڑائی بتانا مشکل ہوتا اتنے لمبے چوڑے صحیفے حق تعالیٰ ظاہر فرمائیں گے لیکن ان کا ظاہر کرنا اس شان کا ہو گا کہ کسی کو اس بات کی تکلیف نہیں ہو گی کہ اس کو یہ سمجھنے میں کوئی تکلیف ہو کیا میں نے فلاں سال فلاں مہینہ میں اور فلاں گھنٹہ میں فلاں وقت میں یہ حرکت کی ہے کچھ بھی دیر نہیں لگے گی بس امر کن کا ایک اشارہ چلے گا اور ادھر سارے کے سارے حالات طشت از بام ہوتے رہیں گے اور آدمی خود اپنی آنکھوں سے دیکھے گا وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کھول کے رکھدیں گے اعمال نامہ کھول دیا جائے گا صحیفے نشر کئے جائیں گے کتاب کھول کر رکھدی جائے گی یہ ہیں آپ اور یہ ہے آپ کا اعمال نامہ۔

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ارے تیرا اور تیرے اعمال نامہ کا حساب کیا ہے بکری کی چمڑی کے طریقہ سے ہم اس آسمان کی کھال کھینچ کے رکھدیں گے تیری کیا حیثیت وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ یاد کرو اس وقت کو جب آسمان کی یہ حالت ہو جائے گی جیسے کسی بکری کی کھال اُدھیڑ دی جاتی ہے اس کو کشط کہتے ہیں عربی میں ایسے اس آسمان کی ہیئت کدائیہ کو بدل دیا جائے گا مفسرین نے لکھاہیکہ اس آسمان کی موجودہ ہیئت کو تبدیل کر دیا جائے گا اسی کھینچنے کے اندر یہ بات بھی مراد ہے کہ سورج بے نور کر دیا جائے گا ستاروں کو جھڑا دیا جائے گا اور روشنی کے قمقموں کو بجھا دیا جائے گا اور سمندروں کے اندر ڈالدیا جائے گا اور سمندروں کو کھولا دیا جائے گا آسمان کی ہیئتِ کدائیہ بدل دی جائے گی۔

اور فرمایا وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ اور جب جہنم بھڑکا دی جائے گی پہلے ہی سے بھڑک رہی ہے اور زیادہ بھڑکا دی جائے گی اب اس کا وہ مقام ہو گا یعنی ایسے شباب والی صورت حال پر ہو گی جب اس جہنم کو بھڑکایا جائے گا کہا جائے گا خوب بھڑکاؤ، وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ اور جب جنت قریب لائی جائے گی انسان اپنے اعمال کو دیکھ کر نتائج کی امید کرے گا اس کے

لئے جنت بالکل قریب محسوس ہو گی کہ میرے پرورد گار نے آج کا یہ دن رکھا اور وہ میرے لئے ایسے فیصلے کرے گا جو میرے لئے باعثِ سکون اور باعث چین وراحت ہوں گے میرے پرورد گار کا کرم ہو گا اب تو کچھ دور مسئلہ نہیں ہے جنت اتنی قریب ہے اب بالکل فیصلہ ہونے کو ہے اب اللہ تعالی مجھے جنت میں داخل فرمادیں گے مزید کچھ اور الجھنیں سامنے نہیں ہیں حق تعالیٰ فیصلہ کریں گے اور جنتی کو جنت میں بھیج دیں گے وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ اور جب کہ جنت قریب لائی جائے گی عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ جان لے گا ہر شخص جو کچھ اس نے حاضر کیا ہے جان لے گا ہر جی جو کچھ اس نے حاضر کیا ہے، کون سی چیز پیش کیا ہے کون سی چیز سامنے بھیجا خیر بھیجا کہ شر بھیجا کس فرد کے ساتھ خیر ہے اور کس شخص کے ساتھ شر ہے عَلِمَتْ نَفْسٌ ایک ایک نفس جان لے گا کہ اس نے کیا کچھ کیا تھا یہاں ہم بھول جاتے ہیں سیکڑوں ہزاروں باتیں لیکن وہاں بھولنے کی کوئی شکل نہیں ہے بس اللہ ہی اپنے کرم سے کچھ بھلادے اور معاف کرکے کچھ مٹادے۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں لفظ لا کا استعمال کررہے ہیں فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ لا کو اہلِ تفسیر زائدہ کہتے ہیں حق تعالیٰ قسم کھا کے کہہ رہے ہیں فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سیدھے چلتے چلتے پیچھے ہٹ جانے والے ستاروں کی قسم سیدھے چلتے چلتے بعض ستارے پیچھے ہٹتے ہیں اہل تحقیق کا کہنا یہ ہے کہ خاص طور سے پانچ ستاروں کی جن کو نجوم خمسہ کہا جاتا ہے جس میں عطارد بھی ہے زہرہ بھی ہے مرّیخ بھی ہے زحل بھی ہے یہ جو نجومِ خمسہ ہیں یہ سیدھے چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ اپنے اپنے مطلع کے اندر جاکے چھپ جاتے ہیں یہ حق تعالی کی قدرت اور اس کی قدرت کی کرشمہ سازی یہ ان کی قدرت کے کام ہیں یہ ان کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ بڑے بڑے ستاروں کو اللہ تعالی اپنے امرِ کن سے چلاتے ہیں چاہے ان کو آگے بڑھائیں چاہے ان کو پیچھے ہٹائیں چاہے اس کو ظاہر فرمادیں چاہے اس کو چھپادیں فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ مفسرین نے یہاں پر لکھا ہے نجومِ خمسہ کے بارے میں ستاروں کے لے جانے پیچھے ہٹنے اور چھپاد ینے ان کے مطالع کے اندر ظہور اور خفاء کے بارے میں ذکر فرمایا ہے جیسے ستارے ظاہر ہوتے ہیں اور پوشیدہ ہو جاتے ہیں اسی طریقہ سے حق تعالیٰ فرشتوں کو دنیا کے اندر بھیجتے ہیں وہ آتے ہیں اور لوٹ جاتے ہیں ستاروں کے مانند۔

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ رات کی قسم جبکہ وہ جانے لگے وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ اور دن کی قسم جب وہ آنے لگے ایسے ہی ظلمت گئی اور نور آیا کفر گیا اور ایمان آیا شرک گیا اور توحید آئی ایسے ہی اندھیرے گئے اور علم کا نور آ گیا اور یوں سمجھئے کہ غلط مذاہب کی ظلمتیں چھٹیں اور حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا دین و نور وہ پوری دنیا کے اندر چمک گیا وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ بلاشبہ یہ ایک معزز فرشتہ کی بات ہے وہ ہمارا ایک معزز فرشتہ ہے ہاں رسول ہمیشہ اس مفہوم میں نہیں آتا جو عام طور پر اس کا مفہوم ہوتا ہے لیکن کہیں کہیں ایسا ہے کہ جہاں پر پیغام بر کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور وہ نظم چونکہ فرشتوں سے وابستہ ہوتا ہے اسی لئے پورے اہلِ تحقیق نے اس بات پر اتفاق ظاہر کیا ہے کہ یہاں کریم سے مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں جو اللہ کے پاس سے پیغام لاتے ہیں اور وحی کو حضور پاک ﷺ کے پاس پہونچاتے ہیں، اور بڑے معزز بھی ہیں وہ ذی قوۃ بڑے طاقتور بھی ہیں ان کی قوت کا اندازہ لگانا مشکل ہے ان کی قوت کا اندازہ اگر اس بات سے لگانا ہو تو لگائیں اگر ان کا ظاہری خدوخال سمجھ میں آئے تو ان کی قوت کا اندازہ ہوتا ہے بعض اہل تحقیق نے یہ بات لکھی ہے حضرت جبرئیلؑ کو حضور پاک ﷺ نے ان کی اصلی ہیئت میں غالباً دو تین مرتبہ دیکھا ایک مرتبہ خود انہوں نے ظاہر کیا اپنے آپ کو ایک مرتبہ حضور ﷺ کے مطالبہ پر تم اپنی اصلی صورت دکھلا دو یا جب اللہ کو منظور ہوا اُفق کے اوپر ظاہر ہوں حضرت جبرئیلؑ ظاہر ہوئے تو روایات کا حاصل یہ ہے کہ ان کا سر ساتوں آسمان کے اوپر اور ان کے قدم تحت الثریٰ میں اور ان کے چھ سو بازو ہیں بعض جگہ دو سو بعض جگہ چھ سو کا تذکرہ بھی ہے، لیکن اگر وہ صرف

ایک پر کھول دیں پوری مشرق کو ڈھانکنے کے لئے کافی ہیں اور دوسرا پر کھول دیں تو پوری مغرب کو ڈھانکنے کے لئے کافی ہے یہ ہے حضرت جبرئیلؑ کی اصلی ہیئت کدائیہ جب ان کے جثہ کا ان کی قامت کا اور انکے قوت کا یہ عالم ہو گا تو اندازہ لگایئے کہ اللہ پاک نے کیا کچھ عطاء فرمایا ہو گا حق تعالی اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانے کے لئے فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے انہیں میں سے ایک سید الملائکہ کہلاتے ہیں وہ ہیں حضرت جبرئیلؑ ورنہ عام طور پر وہ اپنی اصلی حالت پر نہیں آتے تھے بلکہ ایک صحابی کی شکل میں آتے تھے اور ان صحابی کا نام لکھا ہے اہل تحقیق نے حضرت دحیۂ کلبیؓ بہت ہی حسین اور خوبصورت صحابی تھے ان ہی کی قد و قامت میں بہترین پوشاک ولباس میں آیا کرتے تھے اور حسن وخوبصورتی کا پیکر بنکر آیا کرتے تھے ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ وہ عرش والے کے نزدیک باعزت وباوقار ہیں ان کا بڑا مقام ورتبہ ہے مطاعٍ اور ایسے ہیں کہ اگر انہوں وحی کا پیغام سنادیا تو اس کی اتباع کی جاتی ہے بلکہ لکھا ہے بزرگوں نے مطاعٍ حضرت جبرئیلؑ کے وصف کے طور پر یہاں بیان کیا ہے اللہ پاک نے اور اس کی مثال دی ہے کہ جبرئیلؑ جس وقت معراج میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے پہلے آسمان پر جب آپ نے دروازہ پر دستک دی فرشتوں پوچھا کہ کون تو فرمایا میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبرئیل نے کہا کہ دروازہ کھولو تو کھول دیا تو معلوم یہ ہو تا کہ فرشتے ان کی بات مانتے ہیں تحت حکم ہیں اور پھر ایسی بات نہیں ہیکہ وہ چونکہ قوت والے اور طاقت والے ہیں اور انتہائی ذی حشمت وباوقار وباتمکنت ہیں لہذا جیسے چاہیں ویسے اپنی بات چلائیں ایسی بات نہیں ہے حق تعالی فرماتے ہیں ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ، مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ مطاع کہتے وہ ذات جس کی اطاعت کی جائے ایک ہے مطاَع وہ دوسرے مفہوم میں ہے وہ یہاں پیش کرنا نہیں ہے ثَمَّ أَمِينٍ ثمّ کے معنی وہیں جہاں اسکی اطاعت کی جاتی ہے ان کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ بڑے امانتدار ہیں اللہ تعالی نے حکم دیا کہ جبرئیل یہ بات وہاں تک پہونچانا ہے من وعن بلاچوں وچرا ایک حرف کی کمی زیادتی کے بغیر حضرت جبرئیلؑ پیغام پہونچادیتے تھے مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ۔

وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ لوگ یہ سمجھتے ہیں ان کی باتوں کو سنکر جتنے یہ پیغام پہونچانے والے ہیں دیوانے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں بھی مشرکینِ عرب نے یہ کہدیا ہے کہ ان کا دماغ چل گیا ہے اللہ پاک یہ کہتے ہیں کہ یہ تمہارے صاحب اور ساتھی محمد ﷺ کوئی مجنون و دیوانے نہیں ہیں وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۔

وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ایسا نہیں ہے کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات ہو یہ تو ایسی کھلی ہوئی بات ہے آسمان کے افق اور کنارے کے اوپر انتہائی فاضل ترین صورتوں میں اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے حضرت جبرئیل ِامین کو دیکھا ہے وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ایسا بھی نہیں ہیکہ اتنی عظیم الشان باتوں کی وجہ سے کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ بات کو پیش کرتے ہو ں اور کچھ بات چھپاتے ہوں کسی بات کو پیش کرنے میں کسی طرح کا بخل یہ شایان شان نہیں جناب محمد ﷺ کے اللہ نے فرمایا کہ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ وہ کوئی بخیل نہیں کہ کوئی بات چھپائیں اور کوئی بات بتائیں۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ کہیں لوگوں کے ذہنوں میں یہ وسوسہ نہ آئے پتہ نہیں کون سا شیطان کس قسم کا وسوسہ ڈالتا ہے یہ کوئی مردود شیطان کی کوئی بات نہیں ہوتی یہ تو وحی کی بات ہے یہ قرآن کی بات ہے یہ جبرئیل امین کے توسط سے ہونے والی بات ہے حق تعالی کے مبارک کلام کی بات ہے قرآن مجید کی بات ہے وماھو بقول شیطن الرجیم جب اتنی بات کھلی طور پر سامنے آگئی ہے تو اب کدھر جاؤ گے، فأین تذھبون جاؤ گے کہاں، کدھر چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو کیا رشوت دیکر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہو حق تعالی فرمارہے ہیں کہ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ تم جاؤ گے کہاں،؟ تو پھر اتنی عظیم الشان نصیحت کو سنیں گے یا نہیں سنیں گے، ہاں سنتے ہیں اگر سنتے ہیں تو مانتے کہ نہیں مانتے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ تمہاری ہی نہیں عالم کے ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس نصیحت کو سنیں پورے ہوش و حواس کے ساتھ ہوش کے کانوں کے ساتھ سنیں اللہ کی بات اللہ کے فرشتہ کے واسطہ سے اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ

پر نازل شدہ یہ کلام جو کلام اِلٰہی حق تعالی نے قرآن و فرقان کی شکل میں عطا فرمایا ہے یہ کوئی ایسی ویسی بیکار بات نہیں بلکہ انتہائی اعلیٰ ترین موثق ترین بات ہے اسی لئے حق تعالی نے فرمایا کہ پورے عالم کے لوگوں کے لئے اس بڑی نصیحت کا سامان ہے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ مگر یہ راہ راست مل جانا اس طرح کا نصیحت قبول کرنے کا یہ جزبہ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے اندر سے کوئی تقاضہ اور طلب رکھتا ہو بے حس لوگوں کے لئے بے طلب لوگوں کے لئے بے حیثیت لوگوں کے لئے جو بالکل کسی طرح کی کوئی انابت کوئی توجہ کوئی طلب کوئی سوال حق تعالی کے سامنے پیش نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ کیا ھدایت کیا بے ھدایت کیا اچھا کیا برا کوئی تمیز ہی کرنا نہیں چاہتے تو ایسے شخص کو تو اللہ تعالی محروم القسمت ہی رکھتے ہیں حق تعالی فرما رہے ہیں کہ جو سیدھے راستہ پر چلنا چاہتا ہے اس کے لئے ہے یہ قرآن نصیحت، اگرچیکہ اللہ پاک کی کسی حکمت کی بنیاد پر کسی کو وہ مشیت میسر آجائے گی اور کسی کو وہ مشیت کا توافق نہیں ہو گا یعنی کسی کو توفیق ملے گی کسی کو توفیق نہیں ملے گی۔

حق تعالی فرماتے ہیں لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ (٢٨) وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللہ تعالی فاعل حقیقی ہیں وہ چاہیں تو ہوتا ہے وہ نہ چاہیں تو نہیں ہوتا ہمارا اپنا کام یہ ہے کہ اپنے اپنے جو جھول ہیں وہ ختم کریں اور قرآن مجید کی ان آیات کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیں کہ حق تعالی نے جو دن قیامت کا مقرر کیا ہے جس کے بارے میں اتنے کھلے طور پر ذکر کیا یہ خود کلامِ الٰہی کا ایک عجیب معجزہ ہے۔

پوچھتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام کیسے ہے سمجھاؤ تو اللہ تعالی جو چیز آنے والی ہے اس کے بارے پورے ڈنکے کی چوٹ پر عالم انسانی کے سامنے اس بات کو رکھا ہے کہ سورج کا یہ حال ہو گا چاند کا یہ حال ہو گا ستاروں کا یہ حال ہو گا آسمان کا یہ حال ہو گا اور زمین بدل دی جائے گی زمین کا یہ حال ہو گا اور لوگوں کا اعمال نامہ ان کے سامنے کھول دیا جائے گا جب سارے کے

سارے حالات اللہ تعالی خود بیان فرمارہے ہیں جبکہ ابھی باعتبار فیصل نتیجہ کے وہ چیزیں سامنے نہیں آئیں یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اللہ کا مبارک کلام ہے اس کلام سے اور سورۂ تکویر کی ان ۲۹ آیات کے ذریعہ سے، قیامت کے بارے میں شک کریں گے تو منافق ہو جائیں گے شک نفاق کے دائرے میں داخل کردے گا انکار کفر کے دائرے میں داخل کرے گا اور تصدیق ایمان کے دائرے میں داخل کرے گی اورمان کر لوٹ جائیں گے پھر جائیں گے تو پھر ارتداد کے راستہ کی طرف تمہارے قدم بڑھیں گے اور اگر اپنی جگہ پر علم صحیح کی روشنی میں عمل صالح کے راستہ پر چلتے رہیں گے تو دین میں استقامت کا حوصلہ اللہ تعالی مرحمت فرمائیں گے یہ وہ ضروری اور انتہائی چھوٹی سی اور مختصر سی گزارش ہے جو آج ہم نے آپ کی خدمت میں سورۂ تکویر کی صورت میں پیش کی ہے اللہ سے دعاء ہے کہ اللہ تعالی مجھے اور آپ کو عمل خیر کی توفیق عطاء فرمائے -- آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین